www.KitaboSunnat.com

اپریل فول

کی تاریخی وشرعی حیثیت

تصنیف

ڈاکٹر عاصم عبداللہ القریوتی

ترجمہ

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اپریل فول

کی تاریخی و شرعی حیثیت

تصنیف

ڈاکٹر عاصم عبداللہ القریوتی

ترجمہ

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلک کتاب وسنت کے فروغ کے لیے کوشاں

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت اول	دسمبر 1997ء
باہتمام	ابوبکر قدوسی
مطبع	ندیم یونس پرنٹرز
قیمت	15/- روپے

MAKTABA-E-QUDDUSIYA
GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN PH : 042-7351124

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بے شک الفاظ دو دھاری تلوار ہیں۔ بسا اوقات انسان اپنی زبان سے کوئی لفظ ادا کرتا ہے۔ اسے اس وقت اس لفظ کی اہمیت کا احساس نہیں ہوتا حالانکہ وہی لفظ اس آدمی کے لئے دخول جنت کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی طرح بسا اوقات کوئی لفظ بولنے والے کے لیے جہنم میں جانے کا سبب بن جاتا ہے اور اسے اس کا پتہ بھی نہیں چلتا۔

اسلام میں سچ بولنے کی بڑی اہمیت ہے۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر افراد نے جن علامات کی بنا پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوائے نبوت کی صداقت پر استدلال کیا تھا' ان میں سے ایک اہم نشانی آپ کا سچا ہونا بھی تھا۔ اس کے برعکس جھوٹ بولنا ایک بڑا گناہ ہے جس کے متعلق شدید قسم کی وعید آئی ہے۔ نبی برحق' الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ خیروبرکت کے زمانے گذرنے کے بعد دنیا میں جھوٹ عام ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

أُوْصِيْكُم بِأَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ' ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ' ثُمَّ يَفْشُوْ الْكَذِبَ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلا يُسْتَحلَفُ وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلا يُسْتَشْهَدُ .....)) (رواه الترمذی:۴ / ۴۶۵ / كتاب الفتن' باب ماجاء فی لزوم الجماعة وقال:حسن صحيح غريب ورواه الحاكم:۱ / ۱۱۴ وقال: صحيح على شرط الشيخين)

"یعنی میں تمہیں اپنے صحابہ' ان کے بعد تابعین اور ان کے بعد تبع تابعین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں' ان کے بعد جھوٹ اس قدر عام ہو جائے گا کہ جس سے قسم کا مطالبہ بھی نہ کیا جائے گا وہ بھی قسمیں اٹھائے گا اور جس سے گواہی طلب نہ کی جائے گی وہ بھی گواہی دے گا۔"

آپ کے اس ارشاد کے مطابق آج کل جھوٹ عام ہو چکا ہے۔ اور یہ برائی اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر عام ہو چکی ہے کہ بعض مسلمان بہت سے امور میں کفار کی تقلید کرنے لگے ہیں- ان میں سے ایک "اپریل فول" April Foll ہے- بعض لوگ اس دن ہنسی اور مذاق کے طور پر ایک دوسرے سے بہت جھوٹ بولتے ہیں- یہ فول Fool اکثر یورپی ممالک میں قدیم زمانہ سے مروج ہے- ہم نے اس کے سنگین نتائج دیکھے ہیں- اس سے آپس میں بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے' تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں نیز ہم نے تو اس کی وجہ سے بھائیوں کے درمیان اور ایک ہی گھرانے کے افراد کے درمیان دوریاں ہوتی دیکھی ہیں-

"اپریل فول" کی ان قباحتوں کے پیش نظر راقم نے اس رسالہ میں اس بد رسم کی تاریخی حیثیت اور اس کے متعلق کفار کے خیالات و نظریات رقم کئے ہیں- اس کے ساتھ ساتھ میں نے جھوٹ کے نقصانات' اس کے بارے میں وارد شدہ وعیدیں بھی نقل کی ہیں- نیز میں نے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں کفار کے ساتھ مشابہت کی مذمت بھی بیان کر دی ہے- اور میں نے ہر مسئلہ کے متعلق بعض دلائل بھی ذکر کئے ہیں-

اس کے ساتھ ساتھ میں نے اس رسالہ میں مزاح کا جواز اور آنحضرت ﷺ کے مزاح کی چند مثالیں بھی پیش کی ہیں- نیز میں نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ مزاح اگرچہ شرعاً جائز ہے پھر بھی کم سے کم کرنا چاہیۓ-

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے سچے بندوں میں سے بنائے اور جھوٹے لوگوں سے ہمیں محفوظ رکھے اور ہمارے تمام اعمال خالص اس کی رضا کے لیے ہوں-

((وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ وَ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ))

الراقم

ابو صهيب عاصم بن عبد الله القريوتي

مدينة النبوية ۱۴۰۶/۶/۷ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

C:\Naqvi06\April-fool
22/03/2004

اپریل فول

ماہ اپریل کی وجہ تسمیہ (۱)

اپریل April انگریزی سال کا چوتھا مہینہ ہے۔ اس کے تیس دن ہوتے ہیں۔ یہ لفظ قدیم رومی کیلنڈر کے ایک لاطینی لفظ Aprilis ''اپریلیس' سے مشتق ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دوسرے لاطینی لفظ Aperire سے مشتق ہو۔ وہ لوگ یہ لفظ موسم بہار کے آغاز' پھولوں کے کھلنے اور نئی کونپلیں پھوٹنے کے موسم کے لیے استعمال کرتے تھے۔

فرانس میں سال کی ابتداء جنوری January کی بجائے اپریل April سے ہوتی تھی۔ ۱۶۴۵ء میں فرانس کے حکمران شارل نہم نے اپریل کی بجائے جنوری سے سال شروع کرنے کا حکم دیا۔

اس کی مزید توجیہات بھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ موسم بہار کی ابتداء ماہ اپریل سے ہوتی ہے تو رومیوں نے اس مہینے کے پہلے دن کو محبت' خوبصورتی کے خدا' خوشیوں' ہنسی اور خوش قسمتی کی ملکہ (جنہیں وہ ''فینوز'' کہتے تھے) کے حوالے سے منعقدہ تقریبات کے لیے مخصوص کر دیا۔

روم میں بیوائیں اور دوشیزائیں ''فینوز'' کے عبادت خانہ میں جمع ہو کر اس کے سامنے اپنے جسمانی اور نفسانی عیوب افشاء کر کے اس سے درخواست کیا کرتی تھیں کہ وہ

---

(۱) دائرۃ معارف القرن الرابع عشر' ج ۱ ص ۲۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے عیوب کو ان کے خاوندوں کی نظر سے مخفی رکھے اور ان پر ان عیوب کو ظاہر نہ ہونے دے۔ ساکسونی اقوام اس مہینے میں اپنے خداؤں سے دور ہٹ کر خوشی کی تقریبات منعقد کیا کرتی تھیں۔ ایسٹر Easter (۲) ان کا ایک قدیم خدا ہے۔ جسے آج کل عیسائیوں کے ہاں عیدالفصح کہا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ قدیم زمانہ میں یورپی اقوام کے ہاں ماہ اپریل کو خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔

اپریل فول کی ابتداء اور اس کی تاریخ

اپریل فول کے بارے میں لوگوں کی آراء مختلف ہیں۔ اور کوئی ایک حتمی رائے معلوم نہیں ہو سکی۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ۲۱ مارچ کو جب دن رات برابر ہوتے ہیں اور موسم بہار کی مناسبت سے تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ جب سے یہ تقریبات شروع ہوئی ہیں اپریل فول کی تاریخ بھی وہیں سے شروع ہوتی ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ یہ رسم بد فرانس میں ۱۵۶۴ء میں نیا کیلنڈر جاری ہونے کے بعد یوں شروع ہوئی کہ جو لوگ نئے کیلنڈر کو تسلیم نہ کرتے اور اس کی مخالفت کرتے تھے انہیں طعن و تشنیع اور لوگوں کے استہزاء کا نشانہ بنایا جاتا اور ان کے ساتھ انتہائی بد سلوکی روا رکھی جاتی۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ رسم بت پرستی کے باقی ماندہ آثار میں سے ہے۔ اس کی تاریخ قدیم بت پرستی کی تقریبات سے ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس رسم کا تعلق موسم بہار کے آغاز میں ایک معین تاریخ سے ہے۔

---

۲ - (ا) فیروز اللغات اردو میں ہے: ''ایسٹر۔ عیسائیوں کے اعتقاد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبر سے اٹھنے کا دن' عیسائیوں کا ایک تہوار جو ۲۱ مارچ یا اس کے بعد کے اتوار کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفات کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے'' ''المنجد'' عربی لغت میں بھی یہی لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض علاقوں میں شکار کا موسم شروع ہونے کے پہلے دنوں میں بالعموم بعض دوسرے علاقوں میں شکار ناپید ہوتا ہے۔ یہی چیز یکم اپریل کو منائے جانے والے "فول" Fool کی بنیاد بن گئی۔

اپریل کی مچھلی

انگریز لوگ "اپریل فول" April Fool کو اپریل کی مچھلی (Poisson Bavril) کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس دن سورج برج حوت سے دوسرے برج میں داخل ہوتا ہے۔ "حوت" "مچھلی" کو کہتے ہیں۔☆

یا دوسری وجہ یہ ہے کہ لفظ Possion باسون سے تحریف شدہ ہے۔ باسون کا معنی "عذاب" اور "Possion" کا معنی مچھلی ہے۔

اس سے اس عذاب اور تکلیف کی طرف اشارہ ہے جو عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو برداشت کرنا پڑا۔ ان کا خیال ہے کہ یہ واقعہ یکم اپریل کو رونما ہوا تھا۔

احمقوں اور پاگلوں کا دن (All Fool Day)

انگریز لوگ اپریل کے پہلے دن کو All Fool Day یعنی احمقوں اور پاگلوں کا دن کہتے ہیں اس لئے وہ اس دن ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہیں جنہیں سننے والا سچ سمجھتا ہے اور پھر وہ اس سے استہزاء کرتے ہیں۔

سب سے پہلے "اپریل فول" کا ذکر Drake News Letter "ڈریک

---

3 - * ماہرین فلکیات اور اہل نجوم کے ہاں معروف ہے کہ سورج اور چاند کے علاوہ مریخ، زہرہ، عطارد، مشتری اور زحل یہ بڑے بڑے سات سیارے ہیں۔ آسمان پر ان کی بارہ منزلیں یا بارہ برج مقرر ہیں۔ حمل، ثور، جوزاء، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو اور حوت، وہ سات سیارے ان برجوں میں یوں اترتے ہیں جیسے یہ ان کے لئے عالی شان محل ہیں۔ (تفسیر احسن البیان ص ۷۸۴ از حافظ صلاح الدین یوسف)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیوز لیٹر" میں ملتا ہے۔ اخبار مذکور اپنی دو اپریل ۱۶۹۸ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ کچھ لوگوں نے یکم اپریل کو لندن ٹاور میں شیروں کے غسل کا عملی مشاہدہ کرانے کا اعلان کیا۔

یکم اپریل کو یورپ میں ہونے والے مشہور واقعات میں سب سے اہم اور مشہور یہ واقعہ ہے کہ ایک انگریزی اخبار ایفنج سٹار نے ۳۱ مارچ ۱۸۴۶ کو اعلان کیا کہ کل یکم اپریل کو اسلنجتون (شہر کا نام) کے زراعتی فارم میں گدھوں کی عام نمائش اور میلہ ہو گا۔ لوگ انتہائی شوق سے لپک لپک کر آئے، جمع ہوئے اور نمائش کا انتظار کرنے لگے۔

جب وہ انتظار میں تھک کر چور ہو گئے تو انہوں نے پوچھنا شروع کیا کہ میلہ کب شروع ہو گا؟ مگر انہیں کوئی خاطر خواہ جواب نہ ملا۔ آخر کار انہیں بتایا گیا کہ جو لوگ نمائش دیکھنے میلے میں آئے ہیں، وہ خود ہی ---- ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت اسلامیہ میں جھوٹ کی مذمت

جھوٹ ایک کبیرہ گناہ اور انتہائی برا عیب ہے۔ اس لئے یہ بڑی بری بیماری ہے۔ اسے منافقت کی علامت اور نشانی قرار دیا گیا ہے۔ یہ چونکہ ایمان کے منافی ہے (۱) اس لیے اسے ایمان میں بہت بڑا عیب قرار دیا گیا ہے۔ جھوٹ بولنا انتہائی مذموم اور قبیح ہے۔ آنحضرت ﷺ اسے سب سے بری عادت قرار دیتے تھے۔ (۲)

اہل علم نے بیان کیا ہے کہ ایمان اور جھوٹ دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ایمان کی بنیاد صدق (سچائی) ہے اور نفاق کی بنیاد کذب (جھوٹ) ہے لہٰذا ان دونوں کا اجتماع محال ہے۔

جھوٹ کی مذمت میں بہت سی احادیث آئی ہیں۔ ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خُلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خُلَّةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ **متفق علیہ واللفظ لمسلم: البخاری (۸۹/۱ فتح الباری) کتاب الایمان، باب علامۃ النفاق ومسلم (۷۸/۱) کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق)**

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں چار خصلتیں ہوں وہ پکا منافق ہے۔ اور جس کے اندر ان میں سے کوئی

---

(۱) فتح الباری، ج ۱۰، ص ۵۰۸

(۲) مسند احمد، ج ۶، ص ۱۵۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔
* جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔
* جب کوئی معاہدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔
* جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔
* اور جب کسی سے جھگڑا ہو تو گالیاں دے"

۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ: دَعَتْنِيْ اُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا' فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ' فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِيْهِ؟ قَالَتْ: اُعْطِيْهِ تَمْرًا۔ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِمَّا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كَذِبَةٌ (رواه ابوداود (۲۲۸/۴) کتاب الادب' باب التشدید فی الکذب واحمد (۴۴۷/۳) وانظر سلسلة الاحادیث الصحیحة (حدیث رقم:۷۴۸)

"عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے کہ اس اثناء میں میری والدہ نے مجھے بلایا کہ ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ اس نے کہا میں اسے کھجور دوں گی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خبردار! اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو یہ بات تمہارے حق میں جھوٹ لکھی جاتی"

۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ (قَالَ اَبُو مُعَاوِيَةَ الرَّاوِي: وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ) وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ' وَمَلِكٌ كَذَّابٍ' وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٍ (رواه مسلم (۱۰۳/۲) کتاب الایمان' باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار.... والعائل المستکبر: ای الفقیر المستکبر)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین قسم کے آدمیوں سے بات کرے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا (اس حدیث کے راوی ابومعاویہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا) اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا:
* بوڑھا ہو اور زنا کرتا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* بادشاہ ہو جو جھوٹ بولتا ہو۔
* اور غریب آدمی جو مغرور و متکبر ہو"

۴ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلَى مَا لا يُرِيْبُكَ، اِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ، وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ (رواہ الترمذی (۲۶۸/۴) کتاب صفۃ القیامۃ باب رقم ۲۰ والنسائی (۳۲۷/۸ و ۳۲۸) کتاب الاشربۃ وغیرھما۔ وانظر صحیح الجامع الصغیر (حدیث:۳۳۷۳)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مشکوک بات کو ترک کر کے بغیر شک والی بات کو اختیار کرو۔ بے شک سچائی میں اطمینان اور جھوٹ میں بے سکونی اور بے اطمینانی ہے"

۵ عَنْ سَمُرَةَ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ قَالَا : الَّذِي رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذِبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الافَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (رواہ البخاری(۵۰۷/۱۰ فتح الباری) کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی ﴿ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ﴾ والشدق جانب الفم مما تحت الخد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے جو یہ منظر دیکھا کہ ایک شخص کی باچھ کو چیرا جا رہا تھا، وہ جھوٹا شخص تھا۔ وہ ایسا جھوٹ بولتا کہ دور دور تک جا پہنچتا۔ اس جرم کی پاداش میں اس کے ساتھ یہ سلوک قیامت تک ہوتا رہے گا"

۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِى اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يُصَدِّقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقاً، وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِى اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِى اِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّاباً (متفق علیہ واللفظ لمسلم، البخاری (۵۰۷/۱۰ فتح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الباری) کتاب الادب' باب قول الله تعالیٰ: ﴿ یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین ﴾ وما نہی عن الکذب' ومسلم (۲۰۱۳/۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہمیشہ سچ بولو' سچائی جنت کی طرف لے جاتی ہے- جو شخص سچ بولتا اور سچ کی کوشش کرتا رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے- اور جھوٹ سے بچو' بے شک جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جاتے ہیں- جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ کی کوشش کرتا رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے"

۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطْبَعُ الْمُؤمِنُ عَلَی کُلِّ خُلَّةٍ غَیْرَ الْخِیَانَةِ وَالْکَذِبِ (رواه البزار وسنده قوی کما فی ((فتح الباری)) (۵۰۸/۱۰) وانظر ((فیض القدیر)) (۴۶۳/۶)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مومن کو خیانت اور جھوٹ کے علاوہ ہر وصف اور خصلت پر پیدا کیا جاتا ہے"

۸ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ بْنِ السکن قَالَتْ: ((اِنِّی قَیَّنْتُ عَائِشَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم ثُمَّ جِئْتُهُ فَدَعَوْتُهُ لِجُلْوَتِهَا فَجَاءَ فَجَلَسَ اِلَی جَنْبِهَا فَاَتَی بِعُسِ لَبَنٍ' فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَخَفَضَتْ رَاْسَهَا وَاسْتَحیَتْ قَالَتْ اَسْمَاءُ: فَانْتَهَرْتُهَا وَقُلْتُ لَهَا: خُذِی مِنْ یَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: فَاَخَذَتْ فَشَرِبَتْ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِی تِرْبَكِ قَالَتْ اَسْمَاءُ: فَقُلْتُ: یَارَسُولَ اللّٰهِ' بَلْ خُذْهُ فَاشْرَبْ مِنْهُ ثُمَّ نَاوِلْنِیهِ. قَالَتْ: فَجَلَسْتُ ثُمَّ وَضَعْتُهُ عَلَی رُکْبَتِیْ ثُمَّ طَفِقْتُ اُدِیْرُهُ وَاَتَّبِعُهُ بِشَفَتَیَّ لاُصِیْبَ مِنْهُ شُرْبَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' ثُمَّ قَالَ لِنِسْوَةٍ عِنْدِیْ: نَاوِلِیهِنَّ فَقُلْنَ: لَانَشْتَهِیْهِ! فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَاتَجْمَعْنَ جُوْعاً وَکَذِبًا (اخرجه احمد فی مسنده (۴۳۸/۶) وانظر ((تخریج احیاء علوم الدین)) (۱۴۱/۳) و ((آداب الزفاف)) (ص:۱۹) وقینت:ای زینت. والجلوة:ای النظر الی العروس. والعس:القدح الکبیر. وتربک والترب:المماثل فی السن)

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تیار کیا۔ پھر میں آپ کی خدمت میں آئی اور آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے کی دعوت دی۔ آپ تشریف لائے' اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر دودھ کا ایک برتن پیش کیا گیا۔ آپ نے دودھ نوش فرمانے کے بعد وہ پیالہ عائشہ کو دیا تو انہوں نے شرم کی وجہ سے سر جھکا لیا۔ میں نے ڈانٹا اور کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے پیالہ لے لو۔ چنانچہ انہوں نے پیالہ لے کر کچھ دودھ پی لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ سے فرمایا اپنی خادمہ کو پکڑا دو۔ اسماء کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزید نوش فرمائیں اور پھر مجھے دیں۔ پھر میں نے پیالہ لے کر اپنے گھٹنے پر رکھا اور اسے گھما کر غور سے دیکھنے لگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ اپنا منہ مبارک رکھ کر دودھ نوش فرمایا ہے۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا باقی دودھ ان عورتوں کو پلا دو۔ عورتوں نے کہا ہمیں حاجت نہیں ہے۔
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بھوک اور جھوٹ جمع نہ کرو"

۹ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ((اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبْضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا' وَبِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْکَذِبَ وَاِنْ کَانَ مَازِحًا' وَبِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ رواہ ابوداود (۲۵۳/۴) کتاب الادب' باب حسن الخلق وانظر سلسلة الاحادیث الصحیحة (حدیث:۲۷۳) والربض:وسط الشیٔ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

* جو شخص جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو' میں اس کے لیے جنت کے کنارے ایک محل کی ضمانت دیتا ہوں۔
* اور جو شخص جھوٹ ترک کر دے خواہ وہ مذاق و مزاح ہی کر رہا ہو' میں اس کے لئے جنت کے وسط میں ایک محل کا ضامن ہوں۔
* اور جس کے اخلاق اچھے ہوں میں اس کے لئے جنت کے اعلیٰ اور بلند درجات میں ایک محل کا ضامن ہوں۔

مذکورہ بالا احادیث سے مستنبط مسائل

۱ جھوٹ بولنا نفاق کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

۲ جھوٹوں کے ساتھ جھوٹ بولنا بھی جھوٹ شمار ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اس بارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں چھوٹے بڑے میں کوئی فرق نہیں۔

۳ جھوٹے بادشاہ کی سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ہم کلام نہ ہوں گے' نہ اس کی طرف دیکھیں گے اور نہ اسے گناہوں سے پاک کریں گے۔

۴ جھوٹ بے سکونی اور سچائی اطمینان کا سبب ہے۔

۵ حدیث میں جھوٹ بولنے والے کی سزا بھی بیان ہوئی ہے۔

۶ مومن کو چاہیے کہ وہ جھوٹ سے بچے۔

۷ مومن کا جھوٹ بولنا مستبعد ہے۔

۸ یہ بھی ثابت ہوا کہ کھانے کی حاجت ہو تو اس حالت میں یہ کہنا کہ مجھے حاجت نہیں' یہ بھی جھوٹ ہے۔ ایسا کہنے والے نے بھوک اور جھوٹ کو جمع کر لیا۔

۹ جھوٹ ترک کرنے والے کے لئے جنت کے وسط میں محل تیار ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن صورتوں میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے

عَنْ اُمِّ كَلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةِ بْنِ اَبِىْ مُعَيْطٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِىْ يَصْلُحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا اَوْ يَنْمِىْ خَيْرًا

(البخاری (۲۹۹/۵۔ فتح الباری) کتاب الصلح' باب لیس الکاذب الذی یصلح بین الناس۔ و مسلم (۲۰۱۱/۴) کتاب البر والصلۃ والادب' باب تحریم الکذب وبیان المباح منہ)

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ شخص (شرعاً) جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی خاطر اچھی بات کہے یا کسی کی طرف کوئی اچھی بات منسوب کرے"

ابن شہاب کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ صرف تین صورتوں میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے۔ لڑائی کے موقعہ پر' لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی خاطر اور میاں بیوی کا ایک دوسرے سے۔

امام غزالی فرماتے ہیں: گفتگو مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہوتی ہے۔ ایسا مقصد جس کا حصول سچ اور جھوٹ دونوں طرح ہو سکتا ہو ایسی صورت میں جھوٹ بولنا حرام ہے۔ اور اگر کوئی جائز مقصد ایسا ہو جس کا حصول صرف جھوٹ ہی سے ممکن ہو تو ایسی صورت میں جھوٹ بولنا مباح ہے۔ بشرطیکہ اس مقصود کا حصول شرعاً مباح ہو۔ اور اگر مقصود واجب ہو تو جھوٹ بولنا واجب ہے مثلاً مسلمان کی جان بچانا واجب ہے۔ جب کوئی مسلمان کسی ظالم سے چھپا ہوا ہو ایسی صورت میں سچ بولنے کا نتیجہ اس مسلمان کی جان کے ضیاع کی صورت میں نکلے گا' لہٰذا ایسے حالات میں جھوٹ بولنا واجب ہے۔

اسی طرح لڑائی یا اصلاح بین الناس کا مقصود و مطلوب حاصل کرنے کے لئے جھوٹ ناگزیر ہو تو جھوٹ بولنا مباح ہے۔ تاہم حتی الامکان جھوٹ سے احتراز کی پوری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کرنی چاہیے کیونکہ جب انسان ایک دفعہ کسی ضرورت کے لیے جھوٹ بولے تو خدشہ ہے کہ وہ مجبوری کی صورت کے علاوہ عام حالات میں بھی جھوٹ بولنے لگے گا۔ جھوٹ بولنا بنیادی طور پر حرام ہے البتہ (شرعی) ضرورت کے پیش نظر جائز ہے۔ (احیاء علوم الدین ۳ / ۱۳۷، ریاض الصالحین ص ۵۸۶)

بعض اہل علم نے مذکورہ بالا حدیث میں جواز کذب کو توریہ اور تعریض کے معنی پر محمول کیا ہے۔ مثلاً کوئی شخص کسی ظالم سے کہے کہ میں نے کل آپ کے حق میں دعا کی تھی۔ جب کہ اس سے اس کی مراد یہ ہو کہ میں نے " ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِیْنَ)) " کہا تھا۔

اسی طرح کوئی شخص اپنی بیوی سے کوئی چیز دینے کا وعدہ کرے۔ اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو دوں گا۔ یا وہ بیوی کے سامنے محض اپنی قوت خرید کا اظہار کرنا چاہتا ہو۔

اہل علم کا اتفاق ہے کہ زوجین کے آپس میں ایک دوسرے سے جھوٹ بولنے سے مراد یہ ہے کہ اس سے کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو یا ناحق کچھ لینا مقصود نہ ہو۔

اسی طرح لڑائی میں اگر کسی کو امان دی گئی ہو تو جھوٹ کی اجازت نہیں۔ البتہ اہل علم نے متفقہ طور پر اضطراری صورت میں جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔ مثلاً کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہتا ہے اور وہ مظلوم کسی کے ہاں چھپا ہوا ہے تو اس کی جان بچانے کے لئے وہ اس کے اپنے پاس ہونے کا انکار کر سکتا ہے اور قسم بھی اٹھا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ گناہ گار نہ ہو گا۔ واللہ اعلم (فتح الباری ج ۵ ص ۳۰۰)

بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ صرف تین صورتوں میں ہی جھوٹ بولنے کی اجازت ہے جن کا ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔ اس لئے کہ لشکر امت اسلام کے لئے محافظ ہوتا ہے اور اختلاف ہر مصیبت کی بنیاد ہوتا ہے۔ اور زوجین کے باہمی نزاع سے پورا خاندان متاثر ہوتا ہے۔ چونکہ یہ چیزیں معاشرہ کی بنیاد ہیں اس لئے ان صورتوں میں جھوٹ کی اجازت ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفار کے ساتھ مشابہت کی مذمت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں صراط مستقیم پر یعنی دین کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور گم راہ اور راہ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہ سے منع کیا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اس کے بہت سے دلائل ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:

آیات قرآنیہ:

۱ ﴿ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴾ (الجاثیة: ۱۶۔۱۸)

”ہم نے قبل ازیں بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت عطا کی تھی۔ نیز ہم نے انہیں عمدہ نعمتوں سے نوازا، اور ہم نے انہیں دنیا بھر کے لوگوں پر فضیلت عطا کی، اور ہم نے انہیں دین کے معاملہ میں واضح ہدایات دی تھیں پھر جو اختلاف ان کے درمیان رونما ہوا وہ (ناواقفیت یا لاعلمی کی وجہ سے نہیں بلکہ) علم آ جانے کے بعد ہوا اور اس بنا پر ہوا کہ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے۔ بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان مختلف فیہ امور کا فیصلہ کرے گا۔ اس کے بعد اے نبی، ہم نے آپ کو دین کی واضح شاہراہ پر چلایا ہے۔ پس آپ اس کی پیروی کریں اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو نہیں جانتے۔“

۲ ﴿ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ ۝ وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْدَمَا جَآئَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴾ (الرعد : ۳۶۔۳۷)

"اور وہ لوگ جنہیں ہم نے پہلے کتاب دی تھی' وہ اس کتاب سے' جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے' خوش ہیں اور مختلف گروہوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس کی بعض باتوں کو نہیں مانتے' آپ صاف صاف کہہ دیں کہ مجھے تو صرف اللہ کی بندگی کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ شرک سے منع کیا گیا ہے۔ میں لوگوں کو بھی اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے اسی ہدایت کے ساتھ ہم نے یہ فرمان عربی آپ پر نازل کیا ہے اب اگر آپ نے اس کے علم کے باوجود جو آپ کے پاس آ چکا ہے لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلے میں آپ کا کوئی بھی حامی و مددگار نہ ہو گا اور نہ کوئی آپ کو اس کی پکڑ سے بچا سکے گا۔"

۳ ﴿ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآئَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآئَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴾ (البقرۃ : ۱۲۰)

"یہ یہودی اور عیسائی آپ سے اس وقت تک ہرگز خوش نہ ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے طریقے پر نہ چلیں۔ آپ ان سے صاف صاف کہہ دیں کہ ہدایت اور صحیح راستہ وہی ہے جو اللہ کا بتایا ہوا ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے علم آ جانے کے بعد بھی آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلے میں آپ کا کوئی دوست یا مددگار نہیں آ سکے گا"

۴ ﴿ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَّلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴾ (الحدید:۱۶)

"کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر اور اس کے نازل کردہ حق کے لیے جھک جائیں اور ڈر جائیں۔ اور وہ ان لوگوں کی مانند نہ ہو جائیں جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی تو ایک طویل وقت گذرنے کے بعد ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

احادیث مبارکہ:

۱ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ: ((إِيَّاكُمْ وَلُبُوسَ الرُّهْبَانِ، فَإِنَّهُ مَنْ تَزَيَّا بِهِمْ أَوْ تَشَبَّهَ فَلَيْسَ مِنِّي)) (اخرجه الطبرانی باسناد لاباس به کما فی ((فتح الباری)) (الحجاب ص:۹۳)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے "تم راہبوں کے لباس سے بچو، بے شک جو شخص ان جیسا لباس پہنے یا ان کی مشابہت اختیار کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں"

۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ)) (متفق علیه: البخاری (۱۰/ ۳۵۴) اللباس باب الخضاب، ومسلم (۳/ ۱۶۶۳) اللباس والزینة، باب ماجاء فی مخالفة الیهود فی الصبغ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بے شک یہودی اور عیسائی اپنے بالوں کو نہیں رنگتے، تم ان کی مخالفت کیا کرو"

۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَأَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا)) (اخرجه مسلم (۳/ ۱۶۴۷) کتاب اللباس والزینة، باب ماجاء فی النهی عن لبس الرجل الثوب المعصفر)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کسمیلے سے رنگے ہوئے زرد رنگ کے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا "اس قسم کے کپڑے کفار کے ہوتے ہیں یہ نہ پہنا کرو"

۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ حَتَّىٰ يُعْبَدَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذُّلُّ وَالصِّغَارُ عَلَىٰ مَنْ خَالَفَ أَمْرِي، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) (رواه احمد فی ((المسند)) (۲/ ۵۰ و ۹۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مجھے قیامت سے قبل تلوار دے کر مبعوث کیا گیا ہے تاکہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے، اور میرا رزق میرے نیزے کی انی میں ہے۔ جو لوگ میرے امر کی مخالفت کریں گے، ذلت و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسوائی ان کا مقدر ہے اور جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے۔"

۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ' اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوا اللِّحٰی)) (متفق علیہ: البخاری (۱۰/۳۴۹) اللباس' باب تقلیم الاظافر' ومسلم (۱/۱۲۲) کتاب الطهارة' باب خصال الفطرة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے مونچھیں منڈواؤ اور داڑھیاں رکھو"

۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ)) (رواه مسلم (۱۰۹۶) الصيام' باب فضل السحور تاكيد استحبابه. وابوداؤد (۲/۳۰۲) الصوم' باب توكيد السحور وغيرهما)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان فرق صرف سحری کھانے کا ہے" (وہ سحری نہیں کھاتے)

۷ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَللَّحْدُ لَنَا وَالشِّقُّ لِغَيْرِنَا)) (رواه احمد في المسند (۴/۳۵۷) والطحاوی فی ((مشكل الآثار)) (۴/۴۸) وغيرهما وهو صحيح لطرقه وانظر ((احكام الجنائز)) ص:۱۴۵)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لحد" ہمارے لئے اور "شق" دوسروں کے لئے۔"

لحد اور شق' قبر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بڑا گڑھا کھود کر میت کو رکھنے کے لئے درمیان میں گڑھا کھودا جائے تو وہ قبر "لحد" کہلاتی ہے۔ اور بڑا گڑھا کھود کر اس کے پہلو میں گڑھا کھودا جائے تو اسے "شق" کہتے ہیں۔

۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَرْفُوعاً: ((لَا تُسَلِّمُوا تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ فَاِنَّ تَسْلِيْمَهُمْ بِالرُّئُوسِ وَالْاَكُفِّ وَالْاِشَارَةِ)) (اخرجه النسائی بسند جيد كما فی ((فتح الباری)) (۱۱/۱۴) وانظر ((مجمع الزوائد)) (۸/۳۸) واشار لتقويته شيخنا فی ((الحجاب)) ص:۹۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے "یہود کی طرح سلام نہ کیا کرو۔ وہ سر' ہاتھ اور اشارے سے سلام کرتے ہیں"

۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ' إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُولُوا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ)) (رواہ البخاری (۴۷۸/۱۰) کتاب الانبیاء' باب قولہ تعالی ﴿یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق ...﴾)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ "تم مجھے عیسائیوں کی طرح حد سے نہ بڑھانا۔ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں از حد غلو کیا تھا۔ میں تو اللہ کا بندہ ہوں۔ تم مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہا کرو"

۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ' لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ)) (رواہ احمد (۴۵۰/۲) وحسن اسنادہ شیخنا فی الحجاب (ص:۸۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہودی اور عیسائی دیر کر دیتے ہیں"

۱۱ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَلَسَ يُلْقِي عَلَى وَجْهِهِ طَرَفَ خَمِيصَةٍ لَهُ' فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِد)) تَقُولُ عَائِشَةُ: ((يُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِي صَنَعُوا)) (رواہ البخاری (۱۴۰/۸) المغازی' باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلام ووفاتہ)

حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب تھا تو آپ اپنے چہرے پر اپنی چادر کا پلو کر لیتے' جب تکلیف میں کچھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افاقہ ہوتا تو چادر کو چہرے سے ہٹاتے اور فرماتے یہود اور عیسائیوں پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "آپ یہ فرما کر اپنی امت کو ان جیسا کام کرنے سے ڈراتے تھے"

مشرکین کی مخالفت کے بارے میں مذکورہ بالا دلائل سے مستنبط بعض مسائل

۱۔ ثابت ہوا کہ بے علم لوگوں کی خواہشات اور ان کی راہ پر چلنا منع ہے۔

۲۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت اور ہدایات کا انکار کرتے ہیں، علم آ جانے کے بعد ان کی خواہشات کی اتباع سے بچنا چاہئے۔

۳۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہودی اور عیسائی اس وقت تک راضی یا خوش نہیں ہوں گے جب تک کہ ان کی ملت و شریعت کی پیروی نہ کی جائے۔

۴۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بنیادی یا فروعی کسی بھی چیز میں غیر مسلموں کی مشابہت منع ہے۔

۵۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ راہبوں جیسا لباس پہننا منع ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں سے برات کا اعلان و اظہار کیا ہے۔

۶۔ حکم دیا گیا ہے کہ داڑھی کو رنگ کر یہود اور عیسائیوں کی مخالفت کی جائے کیونکہ وہ لوگ داڑھیاں نہیں رنگتے۔

۷۔ کفار جیسے لباس سے بھی منع کیا گیا ہے۔

۸۔ اس میں کفار سے مشابہت کی ممانعت ہے اور بیان ہے کہ جو شخص ان جیسا عمل کرے وہ انہی میں سے شمار ہو گا۔

۹۔ یہ بھی حکم ہے کہ مشرکین کی مخالفت میں داڑھیاں پوری رکھیں اور مونچھیں صاف کرائیں۔

۱۰۔ اس میں سحری کھانے کی ترغیب بھی ہے۔ نیز یہ کہ سحری کھانا امت محمدیہ کی خصوصیت ہے نیز یہ عمل ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فارق ہے۔

۱۱۔ شارع علیہ السلام نے میت کو دفن کرنے کے سلسلہ میں قبر کے متعلق ترغیب دی ہے کہ ہمارے لئے لحد ہے اور شق دوسروں کے لئے۔ واضح رہے کہ علاقے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کے لحاظ سے لحد یا شق بنائی جا سکتی ہے۔ اور دونوں قسم کی قبر میں میت کو دفن کرنا جائز ہے۔

۱۲۔ سر، ہاتھ اور اشارے سے سلام کرنا منع ہے اس لئے کہ یہ طریقہ یہودیوں کا ہے۔

۱۳۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عیسائیوں نے حد سے تجاوز کیا تھا۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حد سے تجاوز سے منع کیا گیا ہے۔

۱۴۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۵۔ یہود اور عیسائیوں کی مخالفت میں ہمیں روزہ جلدی افطار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

۱۶۔ قبروں کو سجدہ گاہ بنانا منع ہے جیسا کہ یہود و نصاری نے ایسا کیا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شریعت اسلامیہ میں مزاح کا حکم

مزاح سے مراد کسی سے شغل کرنا ہے۔ اس سے اس کا دل دکھانا یا ایذاء دینا مقصود نہ ہو بلکہ دل خوش کرنا اور محبت کا اظہار ہو۔ اس مفہوم کی روشنی میں مزاح اور استہزاء میں فرق ہے۔

مزاح کی ضرورت

انسان کا ہمیشہ ایک ہی انداز اور ایک ہی طریقے پر چلتے رہنا بسا اوقات ملال و رنج کا باعث بنتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کرنے میں ہمارا خیال رکھا کرتے تھے تا کہ ہم اکتا نہ جائیں۔ (صحیح بخاری کتاب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ساری ساری رات قیام کرتے اور دن کو روزے رکھتے ہو۔ میں نے کہا: جی ہاں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یوں نہ کیا کرو۔ رات کو قیام بھی کیا کرو اور آرام بھی۔ کبھی روزے رکھ لیا کرو اور کبھی چھوڑ دیا کرو۔ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے۔" (صحیح بخاری کتاب الادب' باب حق الضیف' صحیح مسلم' کتاب الصیام' باب النہی عن صوم الدھر)

اس حدیث کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر اس کے جسم' اولاد اور دوستوں وغیرہ کے حقوق ہیں۔ انسان کو اپنی زندگی کے معمولات میں معتدل ہونا چاہئے۔ دل کو خوش رکھنا بھی از حد ضروری ہے۔ ہر وقت ایک ہی انداز پر رہنا انسان کے لئے نا ممکن اور مشکل ہوتا ہے۔

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ کی خدمت میں آتے ہیں۔ آپ ﷺ ہمیں جنت اور دوزخ کے متعلق بیان فرماتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی آنکھوں سے جہنم اور جنت کو دیکھ رہے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ کی مجلس سے جانے کے بعد جب ہم اپنی بیویوں' اولاد اور دیگر مصروفیات میں مشغول ہوتے ہیں تو اکثر باتیں ذہن سے نکل جاتی ہیں اور ہمیں بھول جاتی ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے' میرے پاس تمہاری جو حالت ہوتی ہے اگر ہر وقت تمہاری وہی کیفیت رہے اور تم اللہ کے ذکر میں مصروف رہو تو اللہ کے فرشتے تمہارے بستروں پر اور راستوں میں تم سے مصافحے کریں۔ لیکن حنظلہ یہ وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔ (یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا (صحیح مسلم' کتاب التوبہ)

• بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ جس طرح انسان کا جسم تھک جاتا ہے اسی طرح دل بھی تھکاوٹ اور اکتاہٹ محسوس کرتا ہے۔ اس لئے صحیح اور جائز مزاح کے ذریعے دوسروں کے دل کو خوشی پہنچائی جاتی ہے۔ اس سے آپس کے مخلصانہ اور محبانہ تعلقات مزید پختہ اور مضبوط ہوتے ہیں نیز اس سے خوشی اور محبت کی تجدید ہوتی ہے۔

مزاح کرنا آنحضرت ﷺ سے بھی ثابت ہے۔ اس کی بعض مثالیں بطور نمونہ ہم آئندہ ذکر کریں گے۔ اس لئے ائمہ کرام نے بیان کیا ہے کہ مزاح سے مکمل پرہیز اور اجتناب بھی سنت و سیرت نبویہ کے خلاف ہے حالانکہ ہمیں سنت اور سیرت نبویہ کی اتباع و اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ اس سلسلہ میں ایک حدیث جو بایں الفاظ مروی ہے:

اَنَّهُ قَالَ: ((لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ)) (رواہ الترمذی ۳۵۹/۴)

یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم اپنے بھائی سے شغل اور مزاح نہ کرو"

یہ حدیث سندا ضعیف ہے۔ اس کا ایک راوی لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔

بالفرض یہ حدیث صحیح ہو بھی تو اس سے ایسا مزاح مراد ہو گا جس میں افراط یا حد سے تجاوز ہو اور آدمی ہمیشہ ایسا کرتا ہو یا فضول مزاح مراد ہو گا۔ ایسی صورتوں میں مزاح کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات پیش نظر رہے کہ مزاح میں ہمیشہ سچ ہونا چاہئے۔ اس میں جھوٹ کی آمیزش قطعاً نہ ہو۔ مزاح کے طور پر جھوٹ بولنے والے کے لئے شدید وعید آئی ہے۔ اور مزاح میں جھوٹ ترک کرنے والے کے حق میں ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص مزاح میں جھوٹ ترک کر دے، میں اس کے لئے جنت کے وسط میں ایک محل کی ضمانت دیتا ہوں"

وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَّهُ، وَيْلٌ لَّهُ)) (الترمذی ۴/۵۵۷)

بہز بن حکیم کے دادا فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: "جو شخص لوگوں کو ہنسانے کی خاطر جھوٹ بولتا ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے، تباہی ہے، بربادی ہے"

آنحضرت ﷺ کے مزاح کی چند مثالیں

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ ﷺ کے سامنے روٹی اور کھجوریں تھیں۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا "قریب آ جاؤ اور کھاؤ۔" میں کھجوریں کھانے لگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم کھجوریں کھا رہے ہو، تمہاری تو آنکھیں دکھتی ہیں؟" میں نے کہا: "یا رسول اللہ ﷺ! میں دوسری طرف سے چبا رہا ہوں۔" یہ سن کر آپ مسکرا پڑے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الحمیۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا: "یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی سواری عنایت فرمائیں۔" نبی ﷺ نے فرمایا: "ہم تجھے اونٹنی کا بچہ دے دیں گے۔" وہ بولا: "میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟" تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اونٹنی ہی تو اونٹ کو جنم دیتی ہے" (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ماجاء فی المزاح، جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المزاح)

حسن فرماتے ہیں کہ ایک بڑھیا نبی ﷺ کی خدمت میں آئی، اس نے کہا: یا رسول اللہ! "دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کریں" آپ ﷺ نے فرمایا:

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے ام فلاں! جنت میں بوڑھے داخل نہیں ہوں گے۔" وہ روتے ہوئے واپس جانے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا "اسے بتاؤ کہ یہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں نہیں جائے گی" اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴾

(الواقعة:۳۵۔۳۷)

"بے شک ہم ان عورتوں کو نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنا دیں گے جو خوش اطوار اور اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی" (شمائل ترمذی ۲/ ۳۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی، جس کا نام زاھر بن حرام تھا، وہ دیہات سے نبی ﷺ کے لئے تحائف اور ہدایا لایا کرتا تھا۔ اور آنحضرت ﷺ بھی اسے کچھ نہ کچھ عنایت فرمایا کرتے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "زاہر ہمارا دیہاتی دوست ہے اور ہم اس کے شہری دوست ہیں۔" آپ ﷺ کو اس سے محبت تھی۔ ایک دن آپ ﷺ نے اسے دیکھا، وہ کچھ سامان فروخت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے پیچھے سے اپنے بازوؤں میں لے لیا۔ وہ دیکھ نہ سکتا تھا کہ یہ کون ہے۔ وہ بولا، کون ہو؟ مجھے چھوڑ دو۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو آپ ﷺ کو پہچان لیا۔ پہچاننے کے بعد چھڑوانے کی بجائے وہ کوشش کر کے اپنی کمر نبی ﷺ کے سینہ سے لگانے لگا۔ اور نبی ﷺ آوازیں دینے لگے: مجھ سے اس غلام کو کون خریدے گا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! میری آپ کو بہت کم قیمت ملے گی تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لیکن اللہ کے ہاں تم بڑے قیمتی ہو، تمہاری قیمت کم نہیں ہے" (شرح السنہ البغوی، ج ۳، ص ۱۸۱، شمائل ترمذی ج ۲ ص ۳۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا میرے ہاں تشریف فرما تھے۔ میں نے حریرہ (کھانا) تیار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور میں نے سودہ سے کہا "آپ بھی کھائیں" وہ بولیں: "یہ مجھے اچھا نہیں لگتا۔" میں بولی: "اللہ کی قسم! تمہیں یہ کھانا ہو گا ورنہ میں اسے تمہارے چہرے پر مل دوں گی۔" وہ کہنے لگیں: "میں اسے چکھوں گی بھی نہیں۔" میں نے پیالے میں سے کچھ کھانا لے کر سودہ کے چہرے پر مل دیا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے تھے۔ آپ نے اپنے گھٹنے جھکا دیئے تاکہ وہ مجھ سے بدلہ لے سکے۔ اس نے بھی پیالے سے کچھ کھانا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا اور میرے چہرے پر مل دیا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ مسکراتے رہے (کتاب الفکاہہ، مسند ابی یعلی)

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ، عبیداللہ اور کثیر بن عباس کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: "جو میرے پاس پہلے آئے گا اسے فلاں چیز دوں گا" چنانچہ وہ گرتے پڑتے آپ کی طرف دوڑے اور آکر آپ کی پشت مبارک اور سینہ مبارک پر لوٹنے لگے اور آپ انہیں بوسے دیتے اور معانقہ کرتے تھے۔ (مسند احمد، ج ۱، ص ۲۱۴، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لئے اپنی زبان مبارک باہر نکالتے، بچہ آپ کی سرخ زبان دیکھتا تو جلدی سے ادھر متوجہ ہوتا (اخلاق النبی لابی الشیخ ص ۸٦، شرح السنہ امام بغوی ج ۱۳ ص ۱۸۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ بھی ہمارے ساتھ مزاح اور شغل کرتے ہیں؟ فرمایا! ہاں، میں سوائے حق و سچ کے کچھ نہیں کہتا۔ (جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المزاح، الادب المفرد للبخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھی۔ ان دنوں میں نو عمر تھی۔ اور میرا جسم بھاری نہیں ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا! آگے چلو، لوگ آگے چلے گئے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: آؤ دوڑ لگائیں۔ ہم نے دوڑ لگائی تو میں آگے نکل گئی۔ آپ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک اور موقعہ پر میں آپ کی ہم سفر تھی۔ میرا جسم بھاری اور بوجھل ہو چکا تھا۔ میں پہلی بات بھول چکی تھی۔ آپ نے لوگوں کو آگے جانے کا حکم دیا۔ لوگ آگے نکل گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ دوڑ لگائیں۔ مقابلہ ہوا تو اس دفعہ آپ ﷺ آگے نکل گئے۔ آپ ﷺ نے ہنستے ہوئے فرمایا: یہ اس کا بدلہ ہو گیا۔ (مسند احمد ج ٦، ص ۲٦۴، سنن ابی داؤد کتاب الجہاد، سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سب لوگوں سے عمدہ تھے۔ میرا ایک بھائی ابو عمیر چھوٹا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ تشریف لاتے تو اس سے شغل فرماتے اور کہتے ابو عمیر! نغیر (ممولے) نے کیا کیا؟ (صحیح مسلم، کتاب الادب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک سفر میں تھے۔ ایک سیاہ فام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام' انجشہ حدی خوانی کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: انجشہ! ذرا خیال کرو' ہمارے ہمراہ آبگینے (خواتین) ہیں۔ (صحیح بخاری' کتاب الادب' صحیح مسلم کتاب الفضائل)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے بطور مزاح فرمایا: "ارے دو کان والے!" (جامع ترمذی' شمائل ترمذی' سنن ابی داؤد' شرح السنہ)

صحابہ کرام ایک دوسرے کی طرف ہندوانے پھینکا کرتے تھے۔ معلوم ہوا کہ وہ بھی انسانوں جیسے انسان ہی تھے۔ (الادب المفرد' امام بخاری ص ۱۰۳)

تعریض اور اس کا حکم

کھلم کھلا بات کرنے کو تصریح کہتے ہیں۔ اس کے برعکس بات ہو تو اسے تعریض کہا جاتا ہے۔[1]

اوپر رسول اللہ ﷺ کے مزاح کی جو مثالیں بیان ہوئی ہیں' شاید ان میں سے بعض کا تعلق تعریض یا توریہ سے ہو۔ بہرحال یاد رکھنا چاہئے کہ "توریہ اور تعریض" یا بعض مخفی اغراض و مقاصد اور مزاح دوسرے کو خوش کرنے کے لئے ہی مباح ہے لیکن اگر مزاح یا تعریض سے دوسروں کو ایذا پہنچتی ہو یا کسی پر ظلم ہوتا ہو یا اس کے ذریعہ حق کو باطل یا باطل کو حق قرار دیا جا رہا ہو تو اس کی نہ صرف اجازت نہیں بلکہ حرام ہے۔ مزاح اور تعریض سے اپنے حق کا حصول یا ظالم کے ظلم سے تحفظ مقصود ہو تو اس کی اجازت ہے۔

جیسا کہ واقعہ ہجرت میں دوران سفر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کوئی واقف کار انہیں ملا وہ رسول اکرم ﷺ کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا معك هذا؟ یہ آپ کے ہمراہ کون ہیں؟ تو انہوں نے ذومعنی جواب دیا: هذا ((رجل يهديني

---

(۱) اس صورت میں بظاہر کچھ کہا جاتا ہے لیکن مراد کچھ اور ہوتی ہے۔ اس صورت میں بات سچ ہوتی ہے مگر مخاطب حقیقت کو سمجھ نہیں سکتا۔ وہ اس کا مفہوم کچھ اور ہی سمجھتا ہے۔ ایسی بات کو جھوٹ نہیں بلکہ تعریض یا توریہ کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السبیل)) کہ یہ شخص مجھے راستہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ مخاطب سمجھا کہ حضرت ابوبکر جدھر جا رہے ہیں' یہ اس راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے۔ جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مراد کچھ اور تھی۔ ایسی ذو معنی بات کو "تعریض یا توریہ" کہا جاتا ہے۔ شرعاً اس کی اجازت ہے۔ (مترجم)

یہ بھی ضروری ہے کہ مزاح کرنے والا اللہ کے دین کے بارے میں مزاح نہ کرے۔ بہت زیادہ مزاح سے بھی اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ اس کی کثرت سے انسان کی مروت اور وقار مجروح ہوتا ہے۔

کثرت مزاح کے مفاسد

۱ مزاح کی کثرت انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے۔

۲ کثرت مزاح کے سبب انسان دین کے اہم امور اور دین کے تفکر سے غافل ہو جاتا ہے۔

۳ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے۔

۴ اس سے بغض و حسد پیدا ہوتا ہے۔

۵ اس سے انسان کی سنجیدگی اور وقار کو زوال آجاتا ہے۔

۶ کثرت مزاح کثرت ضحک کا سبب ہے۔ کثرت ضحک کے نتیجہ میں دل سخت اور اللہ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے۔

۷ زیادہ مزاح کرنے والے کی بات پر اعتماد کرنا مشکل ہوتا ہے۔ سننے والا اس کی سنجیدگی یا مزاح میں تمیز نہیں کر سکتا۔

خلاصہ یہ کہ جب مزاح سچ پر مشتمل اور مذکورہ مفاسد سے پاک ہو تو اس کی اجازت ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم دوزخ اور اس کے عذاب اور جنت اور اس کی نعمتوں کو ہروقت یاد رکھیں اور ان کی طرف سے غافل نہ ہوں اور ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہروقت پیش نظر رکھنا چاہئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((یَا اُمَّةَ مُحَمَّد! وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا' اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ)) (متفق علیہ:البخاری (۵۲۹/۲ فتح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البـاری) کتـاب الـکسـوف' بـاب الـصـدقة' ومسـلـم (۶۱۸/۲)

"اے امت محمد ﷺ اللہ کی قسم! میں جو کچھ جانتا ہوں اگر تم بھی جان لو تو تم زیادہ روؤ گے اور بہت کم ہنسو گے۔ خبردار میں دین کے احکام تم تک پہنچا چکا"

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہماری تحریر مکمل ہوئی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے۔ اس میں جو کچھ صحیح اور درست ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے اور اس میں جو غلطی ہو وہ میری طرف سے ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنی لغزش کی معافی کا خواستگار ہوں

((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَات))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنفِ نازک کے موضوع پر اردو زبان میں

پہلی جامع اور مدلل کتاب

تحفۃ العروس

تالیف

علامہ محمود مہدی استانبولی

ناشر

مکتبہ قدوسیہ
غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امام حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ

کی دو بلند پایہ عربی کتب کا بہترین اردو ترجمہ

تفسیر ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

بہترین کاغذ، معیاری طباعت، دو مختلف انداز میں مضبوط جلد بندی، دیدہ زیب ڈسٹ کور کے ساتھ،

بفضلہ تعالیٰ تمام تفسیروں سے اعلیٰ تفسیر

وہ معیار جس کے آپ خواہاں ہیں

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تین جلدوں پر مشتمل
بہترین کاغذ، عمدہ طباعت، جاذب نظر ڈسٹ کور، مضبوط جلد،

سیرت رسول پر جامع کتاب ☆ قبل از نبوت عرب کے تفصیلی حالات ☆ غزوات رسول ﷺ کا دل آویز تذکرہ ☆ صحابہ کرامؓ کی جرات و بہادری کے محیر العقول واقعات ☆ رسول اللہ ﷺ کے معجزات کا بیان